سوال

(42) مساجد کو نقش ونگار سے مزین کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شہدادپور سے محمد رفیع لکھتے ہیں کہ مساجد کو نقش ونگار سے مزین کرنا شرعاً کیا حیثیت رکھتا ہے، نیز مسجد کے بلند وبالا مینار بنانے پر لاکھوں روپیہ صرف کیا جاتا ہے کیا یہ بہتر نہیں کہ ایسے مصارف پر خرچ ہونے والی رقم کسی مستحق غریب جماعت یا کسی دینی ادارہ کو دے دی جائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مساجد میں اس طرح کی میناکاری اور نقش ونگار کرنا جو نماز پڑھتے وقت نمازی کے لئے باعث تکدر وخلجان ہو شرعاً درست نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی اشیاء کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جو نماز پڑھتے وقت نمازی کی توجہ دوسری طرف لگا دیتی ہوں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ بیل بوٹے اور چادر میں نماز ادا کی، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے واپس کردو اس نے مجھے نماز سے غافل کر دیا ہے۔'' (صحیح البخاری کتاب الصلوة)

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''کہ ہر وہ چیز جو نمازی کے لئے دوران نماز بے توجہی کا باعث ہو، مکروہ ہے۔ اس میں نقش ونگار اور اس طرح کی دیگر اشیاء شامل ہیں۔'' (فتح الباری: /483)

مساجد کی بایں انداز زیب وزینت اور نقش ونگار کے متعلق کئی ایک احادیث مروی ہیں، جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے علامات قیامت میں شمار کرتے ہوئے اس سے منع فرمایا ہے۔ خاص طور پر جب یہ چیزیں فخر ومباہات کا ذریعہ بن جائیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اس بات کا حکم نہیں دیا گیا کہ میں مساجد کو چونا گچ یا انہیں نقش ونگار سے آراستہ کروں لیکن تم اپنی مساجد کو یہود ونصاریٰ کی طرح خوب میناکاری سے آراستہ کرو گے۔'' (صحیح ابن حبان: 4/70)

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ وہ اپنی مساجد کو فخر ومباہات کا ذریعہ بنائیں گے۔ اور رشد وہدایت کے سامان سے انہیں آراستہ نہیں کریں گے۔ اس کی طرف بہت کم توجہ ہوگی۔'' (صحیح بخاری تعلیقاً)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ لوگ اپنی مساجد کو خوبصورتی اور بلندی میں ایک دوسرے پر فخر کرنے کا ذریعہ بنائیں۔ (صحیح ابن حبان: 4/70)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں یہاں تک فرمایا: ''کہ جو قوم بد عملی کا شکار ہوجاتی ہے وہ اپنی مساجد کو نقش ونگار اور بیل بوٹوں سے مزین کرنا شروع کردیتی

ہے۔ ''(ابن ماجہ کتاب المساجد) یہ روایت اگرچہ سند کے اعتبار سے ضعیف ہے تاہم اس قسم کی روایات کو تائید واشتہاد کے طور پر پش کیا جاسکتا ہے۔

مندرجہ بالا احادیث کے پش نظر مساجد میں نقش ونگار کو مستحسن نہیں قرار دیا جاسکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے ستون کھجور ہی کے تنے تھے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کی سادگی کو برقرار رکھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں بہت فتوحات ہوئیں لیکن انہوں نے مسجد کے نقش ونگار کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ البتہ لکڑیاں بوسیدہ ہونے کی وجہ سے عمارت کی تجدید کردی اوراس میں کسی قسم کا اضافہ نہ کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی نقش ونگار کے بغیر ہی اسے پختہ کردیا۔ اس پر بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اوردیگر لوگوں نے اعتراض کیا جیسا کہ بخاری کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الصلاۃ باب من بنیٰ مسجدا)

مسلم کی روایت میں صراحت ہے کہ ولید بن عبدالملک وہ پہلا شخص ہے جس نے مسجد نبوی کو نقش ونگار سے خوب مزین اور آراستہ کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اکثریت فتنہ وفساد کے اندیشہ کے پش نظر خاموش رہی۔ (فتح الباری) البتہ مسجد تعمیر کرتے وقت محل وقوع کا اعتبار ضروری کرنا ہوگا۔ جس مقام پر لوگ بہترین کوٹھیوں میں رہتے ہوں وہاں مسجد بھی اسی شان کی ہونی چاہیے، ایسے مقام پر مسجد کو جدید سہولیات سے مزین کرنا باعث اجروثواب ہوگا۔ اسی طرح مینار بنانا مسجد کی ایک شناختی علامت ہے تاکہ دوسرے گھروں سے ممتاز نظر آئے۔ اگر کوئی مسجد کی شان ورفعت کو اونچا کرنے کے لئے اسے عالی شان بناتا ہے تو کوئی حرج نہیں، ضروری نہیں کہ فقراء ومساکین کے لئے یہی رقم صرف ہو۔ ان کے لئے اور بہت سے ذرائع ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد کو بہت عالی شان بنایا تھا حتیٰ کہ مسجد میں استعمال ہونے والی ساگوان کی لکڑی ہندوستان سے منگوائی گئی تھی۔ اس وقت اعتراض کرنے والوں کو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا تھا کہ تم مجھ پر اعتراض کرتے ہو، حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جوکوئی اللہ کی رضاجوئی کے لئے اس کا گھر تیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے اسی جیسا گھر تعمیر کرے گا۔ ''(بخاری: کتاب الصلوۃ)

مختصر یہ ہے کہ تعمیر مسجد کے وقت مندرجہ ذیل باتوں کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

1۔ اس میں بیل بوٹے اور بے جا نقش ونگار نہ ہوں، بالخصوص قبلہ والی دیوار اور محراب سادہ ہونا چاہیے۔

2۔ اصحاب ثروت اپنی گرہ سے تعمیر کریں، اس کے لئے سفارتی مہم چلا کر چندہ وغیرہ جمع نہ کیا جائے۔

3۔ مسجد تعمیر کرتے وقت ریاکاری یا فخرومباہات کا قطعاً کوئی ارادہ نہ ہو۔

4۔ جس مقام پر لوگ صاحب حیثیت نہ ہوں وہاں اپنے حسب حال ہی مسجد کو تعمیر کرلیا جائے۔

5۔ مسجد عام گھروں سے امتیازی حیثیت کی حامل ہونی چاہیے۔

6۔ مسجد کے ظاہری حسن سے زیادہ اس کے باطنی محاسن کو اجاگر کیا جائے جو تعمیر مسجد کی اصل روح ہے۔

7۔ تعمیر مسجد کے وقت محل وقوع کا ضروراعتبار کرنا چاہیے تاکہ اللہ کا گھر اعلیٰ شان اور بلند مقام کا حامل ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:80